بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارا اِمام صرف ایک

یعنی

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرقہ وارانہ امام نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم صرف ایک یعنی: اللہ تبارک وتعالےٰ .. اللہ کے سوا کوئی نہیں

ہمارا امام صرف ایک یعنی: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. فرقہ وارانہ امام نہیں

ہمارا دین صرف ایک یعنی: اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فرقہ وارانہ مذہب نہیں

ہمارا نام صرف ایک یعنی: اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین .. فرقہ وارانہ نام نہیں

بنیادِ محبت صرف ایک یعنی: اللہ تعالےٰ سے تعلق .. دُنیوی تعلقات نہیں

وجہِ افتخار صرف ایک یعنی: ایمانٌ باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

جماعت المسلمین

مرکز جماعت المسلمین کھوکھراپار ۲-۱/۲ ملیر کراچی

دفتر: B-6 بیت الفرقان SB-12 بلاک 13-C گلشنِ اقبال کراچی

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارا امام

صرف ایک یعنی

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم

امام سے مراد وہ امام نہیں جو نماز پڑھاتا ہو، امام سے مراد وہ امام نہیں جو کسی فن میں مہارت رکھنے کی وجہ سے اس فن میں امام کہلاتا ہو۔ امام سے مراد وہ امام نہیں جو امیر یا حکمراں ہو۔ امام سے مراد وہ امام بھی نہیں جو کسی نیکی میں پہل کرنے کی وجہ سے دوسروں کے لیے پیش رو بن جائے۔ بلکہ:

یہاں امام سے مراد وہ امام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے منصب امامت پر سرفراز فرمایا ہو۔ جس کا حکم واجب الاتباع ہو، جس کا ہر فقرہ ضابطہ حیات ہو، جس کا ہر فعل مشعل ہدایت ہو، جس کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہو، جس کی امامت عارضی نہ ہو بلکہ قیامت تک کے لیے دائمی ہو، جو معصوم ہو، جس سے دینی بات میں غلطی کا صدور ناممکن ہو، جس کی ہر دینی بات وحی ہو۔

اس سے قبل ہم بتا چکے ہیں کہ حاکم صرف ایک ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔ اُس کے بندوں پر صرف اُسی کا حکم چلتا ہے دوسروں کا نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم ہر بندے کے پاس براہِ راست نہیں پہنچتا بلکہ وہ اپنے بندوں میں سے کسی ایک بندے کو منتخب کر لیتا ہے اور اس بندے کو اپنے تمام احکام سے مطلع فرماتا ہے وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام سے دوسروں کو مطلع کر دیتا ہے۔ ایسے بندے کو نبی یا رسول کہتے ہیں۔ رسول، اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان واسطہ ہوتا ہے۔ اسی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے اس کی اطاعت عین اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ‌ۚ جو شخص رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ یقیناً اللہ ہی کی اطاعت کرتا ہے۔

(سُوۡرَةُ النِّسَآءِ: ۴، آیت: ۸۰)

رسول خود اپنی اطاعت نہیں کراتا بلکہ اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ؕ ہم نے جو بھی رسول بھیجا وہ اسی لیے (بھیجا) کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

(سُوۡرَةُ النِّسَآءِ: ۴، آیت: ۶۴)

کیوں کہ اطاعت جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے، لہٰذا بغیر اُس کے حکم یا اجازت کے کسی دوسرے کی اطاعت نہیں کی جا سکتی۔ اگر کوئی شخص بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم یا اجازت کے دوسرے کی اطاعت کرتا ہے تو گویا اس نے اس دوسرے شخص کو اطاعت میں اللہ تعالیٰ کا شریک بنالیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ اپنے کسی بندے کی اطاعت کو انسانوں پر فرض قرار دے۔ اگر بندے خود کسی اور کو اطاعت کے لیے منتخب کر لیں تو گویا وہ خود اللہ بن بیٹھے، اللہ تعالیٰ کے حق رسالت پر خود قابض ہو گئے اور یہ شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَللّٰهُ اَعۡلَمُ حَيۡثُ يَجۡعَلُ رِسَالَتَهٗ‌ؕ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کس کو عطا فرمائے۔

(سُوۡرَةُ الۡاَنۡعَامِ: ۶، آیت: ۱۲۴)

لہٰذا وہ جس کسی کو رسالت عطا فرماتا ہے اسے بنی نوع انسان کا امام و مُطاع بنا دیتا ہے۔ امام بنانا لوگوں کا کام نہیں۔ جو لوگ رسول کے علاوہ دوسروں کو اپنا مُطاع اور امام بنائیں، پھر ان ہی کی اطاعت کریں، ان ہی کے فتوؤں کو سندِ آخر سمجھیں وہ شرک فی الرّسالت کے مرتکب ہوں گے۔

صرف رسول ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام انسانوں کے لیے امام بنا کر بھیجا جاتا ہے، رسول کو رسالت یا امامت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا، (اے ابراہیم) میں تم کو لوگوں کا امام بنا رہا ہوں۔

(سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ: ۲، آیت : ۱۲۴)

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام جانتے تھے کہ امام بنانا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے لہٰذا وہ دعا فرماتے ہیں:

وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ، (سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ: ۲، آیت : ۱۲۴) (اے اللہ) میری اولاد میں سے، بھی (امام بنانا)،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَا یَنَالُ عَهۡدِی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۲۴﴾ (ہاں بناؤں گا) لیکن میرے اس عہد کا اطلاق ظالموں پر نہیں ہوگا۔

(سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ: ۲، آیت : ۱۲۴)

آیت بالا سے ثابت ہوا کہ امام بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے نہ کہ انسانوں کا۔ دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ امام گناہ گار نہیں ہوتا بلکہ معصوم ہوتا ہے۔ لہٰذا جو معصوم ہوگا، وہی امام ہو گا، جو معصوم نہیں وہ امام بھی نہیں اور معصوم سوائے نبی کے اور کوئی نہیں ہوتا لہٰذا سوائے نبی کے اور کوئی امام نہیں ہوسکتا۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام اور چند اور رسولوں کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ جَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّۃً یَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡهِمۡ فِعۡلَ الۡخَیۡرٰتِ، (سُوۡرَۃُ الۡاَنۡبِیَآءِ : ۲۱، آیت : ۷۳) ہم نے ان رسولوں کو امام بنایا تھا، وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے کی وحی کی تھی،

اس آیت کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبیوں کا ذکر فرمایا ہے اور ان کے امام بنائے جانے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ امام بنانا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ امام صرف رسول ہی ہوتے ہیں۔ رسول کے علاوہ اگر کسی دوسرے کو امام بنایا جائے تو یہ شرک فی الامامت ہے۔

رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کو اپنے تمام اختلافات میں حکم ماننا اور اس کے فیصلے کو بلا چوں و چرا تسلیم کرنا حقیقی ایمان ہے، جیسا کہ ارشادِ باری ہے:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾

(سُوْرَۃُ النِّسَآءِ: ۴، آیت: ۶۵)

(اے رسول) آپ کے رب کی قسم، لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام اختلافات میں آپ کو حکم نہ مان لیں پھر جو کچھ فیصلہ آپ کریں اس سے اپنے دل میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ برضا و رغبت اسے تسلیم کریں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام اختلافات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری سند ہیں جو لوگ اپنے معاملات میں کسی غیر نبی کو سند مانتے ہیں، اس کے قول و فعل کو بلا چوں و چرا اور بے دلیل تسلیم کرتے ہیں وہ گویا اس کو نبی کا درجہ دے دیتے ہیں۔ آیت بالا کی رُو سے ایسے لوگ مومن نہیں ہو سکتے۔ رسول ہی وہ ہستی ہے جس کی پیروی کرنے سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾

(سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: ۳، آیت: ۳۱)

(اے رسول) آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم کو اللہ سے محبت کرنے کا دعویٰ ہے تو میری پیروی کرو، (اگر تم میری پیروی کرو گے تو) اللہ (تعالیٰ) تم سے محبت کرے گا، تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا کیوں کہ اللہ بڑا بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

رسول ہی وہ ہستی ہے جس کی اطاعت اور پیروی سے ہدایت ملتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِنۡ تُطِيۡعُوۡهُ تَهۡتَدُوۡا ؕ
(سُوۡرَةُ النُّوۡر: ۲۴، آیت: ۵۴)

اگر تم رسول کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پر چل کر منزلِ مقصود پر پہنچ جاؤ گے،

کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی سندیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کے حق میں بھی وارد ہوئی ہیں، اگر نہیں تو بے سند شخص کیسے امام ہو سکتا ہے، کیسے اس کی اطاعت اور پیروی سے ہدایت مل سکتی ہے۔

ارشادِ باریِ تعالیٰ ہے:

وَاتَّبِعُوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾
(سُوۡرَةُ الۡاَعۡرَافِ: ۷، آیت: ۱۵۸)

رسول کی پیروی کرو تاکہ تمہیں ہدایت مل جائے۔

رسول ہی وہ ہستی ہے جو اپنے منصب کے لحاظ سے اس بات کا حق دار ہے کہ وہ منزل من اللہ شریعت کی تشریح وتوضیح کر سکے، کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ تشریح وتوضیح کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيۡهِمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۴۴﴾
(سُوۡرَةُ النَّحۡلِ: ۱۶، آیت: ۴۴)

(اے رسول) ہم نے یہ شریعت آپ پر (اس لیے) نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کے لیے نازل شدہ باتوں کی تشریح کر دیں اور لوگ (اپنی نجات کے متعلق) سوچ سکیں۔

رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کے قول وفعل کی مخالفت کرنا فتنہ عظیم اور عذاب الیم کو دعوت دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾

(سُوْرَةُ النُّوْر: ۲۴، آیت: ۶۳)

ان لوگوں کو جو رسول کے قول وفعل کے خلاف چلتے ہیں ڈرتے رہنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ کہیں وہ کسی فتنے میں مبتلا ہو جائیں یا ان پر کوئی درد ناک عذاب نازل ہو جائے۔

رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کا طریقہ تمام مسلمین کے لیے ضابطہ حیات ہے۔ یہ ہی وہ نمونہ ہے جس کے مطابق بن کر لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی امید رکھ سکتے ہیں۔

ارشادِ باری ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿٢١﴾ (سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ: ۳۳، آیت: ۲۱)

بے شک تمہارے لیے رسول اللہ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے اس کے لیے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔

یہ نمونہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا، اللہ کے نمونے کے علاوہ دوسرے نمونے بنانا خود کو اللہ تعالیٰ کے منصب پر فائز کرنا ہے اور یہ شرک ہے۔

رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کی ہر بات وحی الٰہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿٣﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿٤﴾

(سُوْرَةُ النَّجْمِ: ۵۳، آیت: ۳ تا ۴)

اور نہ وہ اپنی خواہش سے بات کرتے ہیں۔ وہ جو کچھ کہتے ہیں وحی ہوتی ہے جو ان پر نازل کی جاتی ہے۔

کیا یہ سند کسی اور کو حاصل ہے، اگر نہیں تو پھر کسی دوسرے کی بات کیسے سند ہو سکتی ہے۔ رسول ہی کی وہ ذاتِ گرامی ہے جس کی ہر بات حق ہے، جو معصوم ہے جو کبھی غلطی پر قائم نہیں رہتا۔ ارشادِ باری ہے۔

اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿۷۹﴾ (اے رسول) بے شک آپ روشن حق پر (قائم) ہیں۔

(سُوْرَۃُ النَّمْلِ: ۲۷، آیت: ۷۹)

کیا اللہ کی طرف سے یہ سند کسی اور کو ملی ہے۔ اگر نہیں ملی تو وہ امام کیسے ہو سکتا ہے۔ امام وہی ہو سکتا ہے جس کی ہر بات حق ہو۔

رسول ہی وہ سراج منیر اور روشن چراغ ہے جس کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کا مطالعہ اگر یہ روشن چراغ نہ ہو تو پھر تاریکی میں نہ شریعتِ الٰہی کا مطالعہ ہو سکتا ہے نہ صراط مستقیم مل سکتی ہے۔ ظلمت میں سوائے ضلالت کے اور کیا مل سکتا ہے۔

انسانوں میں رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کا فیصلہ مل جانے کے بعد کسی مومن کو اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس معاملے میں خود کوئی رائے دے یا کسی دوسرے کی رائے لے مومن کو رسول کے فیصلے ہی پر عمل کرنا ہوگا اور بس،

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ (سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ: ۳۳، آیت: ۳۶)

کسی مومن مرد اور کسی مومنہ عورت کے لیے یہ زیبا نہیں کہ اللہ اور اُس کا رسول کسی بات کا فیصلہ جب کر دیں تو اس بات کے سلسلے میں انہیں کوئی اختیار باقی رہے اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

کیا یہ حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور انسان کو دیا گیا ہے، اگر نہیں دیا گیا تو پھر وہ امام کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ واجب الاتباع کیسے ہوسکتا ہے؟ کسی مومن کو اختیار نہیں کہ رسول کا فیصلہ سننے کے بعد کوئی اور بات کہے سوائے اس کے کہ میں نے سنا اور میں اطاعت کروں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٥١

(سُوْرَةُ النُّوْر: ۲۴، آیت: ۵۱)

جب انہیں اللہ اور اُس کے رسول کی طرف بلایا جائے تا کہ وہ (یعنی اللہ یا اُس کا رسول) ان کے درمیان فیصلہ کر دے تو وہ یہ کہیں کہ ہم نے سن لیا اور ہم اطاعت کریں گے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

کیا یہ منصب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور کو عطا ہوا ہے۔ یقیناً نہیں اور جب یہ منصب کسی اور کو عطا نہیں ہوا تو پھر وہ واجب الاتباع کیسے ہوسکتا ہے، وہ امام کیسے ہوسکتا ہے؟ رسول ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ سیدھے راستے پر ہے۔

ارشادِ باری ہے:

اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٤٣

(سُوْرَةُ الزُّخْرُف: ۴۳، آیت: ۴۳)

(اے رسول) بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں۔

رسول ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ سیدھے راستے کی طرف دعوت دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٧٣

(سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن: ۲۳، آیت: ۷۳)

(اے رسول) آپ بے شک ان کو صراطِ مستقیم کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔

رسول ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ اس کی پیروی سے سیدھا راستہ مل سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾

(سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ: ۴۳، آیت: ۶۱)

(اے رسول کہہ دیجیے) میری پیروی کئے چلے جاؤ، صراطِ مستقیم یہ ہی ہے۔

یہ آیات اس بات کی کھلی سند ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صراطِ مستقیم پر ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صراطِ مستقیم کی طرف دعوت دیتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی صراط مستقیم ہے۔ بتایئے یہ سندیں اور ضمانتیں کسی اور کے پاس ہیں؟ نہیں اور یقیناً نہیں ہیں تو پھر وہ امام کیسے ہو سکتے ہیں، ان کی بات آخری سند کیسے ہوسکتی ہے، ان کے فتوے اور قیاسات دین میں کس طرح شامل ہو سکتے ہیں۔ رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کی ہر دعوت اور ہر پکار حیاتِ جاوداں بخشتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ذوالجلال والاکرام فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ،

(سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ: ۸، آیت: ۲۴)

اے ایمان والو، جب اللہ اور رسول تمہیں ایسے کام کے لیے بلائیں جو تمہارے لیے (دنیا و آخرت میں) حیات بخش اور سکون و راحت کا ضامن ہو تو ان کے حکم کو (سننا اور) قبول کرنا۔

رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کی پیروی نہ کرنا میدانِ محشر میں باعث حسرت وندامت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ عزّ وجل ارشاد فرماتا ہے:

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾

(سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ: ۲۵، آیت: ۲۷)

اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہے گا اے کاش! میں نے رسول کے ساتھ (سیدھا) راستہ اختیار کیا ہوتا۔

رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کی پیروی سے رحمت ملتی ہے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ (سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ: ۷، آیت: ۱۵۶ تا ۱۵۷)

میری رحمت تو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے البتہ میں اپنی رحمت ان لوگوں کے لیے لکھوں گا جو تقویٰ اختیار کریں گے اور زکوۃ ادا کریں گے اور ہماری آیتوں پر ایمان لائیں گے۔ (یعنی میں اپنی رحمت ان لوگوں کے لیے لکھوں گا) جو رسول، نبی اُمّی کی پیروی کریں گے،

رسول ہی کی وہ ہستی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا، جو تقیہ نہیں کرتا جو بے خوف و خطر حق کو بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ، (سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ: ۳۳، آیت: ۳۹)

جو لوگ اللہ کی رسالت کو پہنچاتے ہیں اور اللہ ہی سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے (وہی آپ کے لیے نمونہ ہیں)۔

بھلا جو لوگ غیر اللہ سے ڈرتے ہوں، تقیہ کرتے ہوں، تقیہ کر کے حق کو چھپاتے ہوں وہ کیسے معصوم ہو سکتے ہیں، ان کی ہر بات حق کیسے ہو سکتی ہے، امام تو درحقیقت وہی ہو سکتا ہے جو بے خوف و خطر اللہ کے احکام کی تبلیغ کرے اور کسی ملامت کرنے والے، طعنہ دینے والے کی پرواہ نہ کرے بلکہ اپنے مخالفین کو چیلنج دے کہ تم سب مل کر جو کچھ میرے خلاف کرنا چاہتے ہو، کر گزرو اور مجھے ذرا سی بھی مہلت نہ دو۔ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام اپنی قوم سے فرماتے ہیں:

فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَیَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ (سُوْرَۃُ یُوْنُسَ: ۱۰، آیت: ۷۱)

تم (میرے خلاف) اپنی کسی تدبیر کا اجتماعی فیصلہ کر لو اور (اس کام کے لیے) اپنے شریکوں کو بھی جمع کر لو، پھر تمہاری تدبیر (کا کوئی

گوشہ) تم پر مخفی نہ رہ جائے، پھر جو کچھ تم کرنا چاہو) میرے خلاف کر گزرو اور مجھے (بالکل) مہلت نہ دو۔

حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قوم سے فرماتے ہیں:

كِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝ (سُوْرَةُ هُوْدٍ: ١١، آیت: ٥٥)

تم سب مل کر (مجھے نقصان پہنچانے کے لیے) جو تدبیر کرنی چاہو کرو اور مجھے (بالکل) مہلت نہ دو۔

اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:

قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ (سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ: ٧، آیت: ١٩٥)

(اے رسول) آپ (ان سے) کہہ دیجیے کہ اپنے شرکا کو بلاؤ اور سب مل کر) میرے خلاف کوئی تدبیر کرو، پھر مجھے (ذرا سی بھی) مہلت نہ دو۔

اس حکم الٰہی کی تعمیل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی قوم کو چیلنج دے دیا اور کسی قسم کا خوف محسوس نہیں کیا۔

الغرض رسولوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ کسی سے نہیں ڈرتے۔ وہ بے خوف وخطر ہر مسئلے کو بیان کرتے ہیں خواہ مخالفین اس مسئلے کو سن کر کتنے ہی غیظ وغضب میں آئیں۔ اگر رسول ایسا نہ کریں تو حق رسالت ادا نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ارشادِ باری ہے:

"وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ". (سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ: ٥، آیت: ٦٧).

جن علما کو لوگوں نے خود امام بنا لیا ہے اور ان کی اطاعت کو واجب قرار دے دیا ہے ان کے ایمان کے ثبوت میں بھی ان کے پاس کوئی یقینی ذریعہ نہیں ہم صرف ان کے ظاہری عقائد و اعمال کی بنا پر حسن ظن رکھتے ہیں کہ وہ مومن ہیں لیکن ان کے مومن ہونے سے یہ کب لازم آتا ہے کہ ان کی تمام باتیں۔ صحیح

ہوں گی۔ان کی زبان سے سوائے حق کے اور کچھ نہیں نکلے گا ان سے اجتہادی غلطی نہیں ہوگی۔وہ تقیہ نہیں کریں گے۔خوف و مصلحت کی خاطر حق کو نہیں چھپائیں گے۔نہ ہمارے پاس ان کے متعلق وحی الٰہی کی ایسی کوئی سند ہے نہ خود ان اماموں کے پاس وحی الٰہی کہ ہی ایسی کوئی سند ہے اور نہ ان کے پاس وحی آتی ہے کہ ان کو غلطی سے بچائے تو پھر بتایئے کہ ایسی صورت میں وہ امام کیسے ہو سکتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾

اے ایمان والو، اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔

(سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ : ۴۷، آیت : ۳۳)

آیت بالا سے معلوم ہوا کہ اعمال کی قبولیت کا دارومدار اطاعتِ رسول پر ہے۔تمام اعمال حسنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق نہ کیے جائیں باطل ہیں۔کیا یہ حیثیت بھی کسی اور کو حاصل ہے۔اگر نہیں تو وہ امام کیسے ہوسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ،

(سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ : ۳، آیت : ۱۶۴)

اللہ نے مومنین پر (بڑا) احسان کیا ہے کہ ان میں ان ہی میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا جو انہیں اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتا ہے، ان (کے قلوب) کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے،

کیا ایسی سند اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور کو حاصل ہے۔کیا کسی دوسرے کی اتباع سے تزکیۂ نفس ہونا یقینی ہے کیا کسی اور شخص کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اس نے کتاب و حکمت کا جو مفہوم بتایا ہے وہ یقیناً صحیح ہے۔اگر نہیں تو وہ امام کیسے ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ، (سُوْرَةُ النِّسَآءِ : ۴، آیت : ۵۹)

اگر تم لوگوں میں کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے تو اس معاملے میں اللہ اور رسول کی

طرف رجوع کرو۔

کیا آپس کے اختلافات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ بھی کوئی اور آخری سند مقرر کیا گیا ہے، اگر نہیں تو پھر وہ امام کیسے ہو سکتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّآ اَنۡزَلۡنَآ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰٮكَ اللّٰهُ، (سُوۡرَةُ النِّسَآءِ: ۴، آیت: ۱۰۵)

(اے رسول) ہم نے حق کے ساتھ آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے تاکہ جو کچھ اللہ آپ کو سمجھائے اس کے مطابق آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں،

کیا کسی اور کے فیصلے بھی اللہ کی رہنمائی میں صادر ہوتے ہیں۔ اگر نہیں تو ان کی بات کیسے سند ہو سکتی ہے؟ مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ صرف ایک ہی ہستی ایسی ہے جس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، جس کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ جس کا طریقہ واجب الاتباع ہے۔ جس کی ہر بات وحی ہے، جو خود ہدایت پر ہے اور ہدایت کی طرف دعوت دیتے ہیں، جس کی اطاعت واتباع سے ہدایت ملتی ہے۔ جس کی پیروی سے ولایت ملتی ہے۔ جس کے پاس ان تمام باتوں کے لیے وحی الٰہی کی سند ہے وہ ہستی صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ تو پھر بتایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کی اطاعت سے،، کسی اور کو آخری سند یا امام بنانے سے سوائے نقصان کے اور کیا مل سکتا ہے؟ یہ نقصان دو قسم کا ہوگا ایک شرک فی الرسالت یا شرک فی الامامت کا دوسرا فرقہ بندی کا۔

شرک کسی قسم کا بھی ہو، بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا لہذا اس سے بچنا بڑا ضروری ہے ورنہ نجات ناممکن ہے۔ فرقہ بندی اللہ کا عذاب ہے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ صرف ایک متفق علیہ امام کو امام مانا جائے۔ ایسا امام سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کون ہو سکتا ہے، کوئی فرقہ ایسا نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب الاتباع نہ مانتا ہو، ان کی پیروی کو ذریعہ نجات نہ سمجھتا ہو۔

اتباع رسول مقصد ہے، علما اور فقہا ذریعہ تو ہو سکتے ہیں مقصد نہیں بن سکتے، علما اور فقہا امام کی باتیں ہم تک پہنچانے والے ہیں خود امام نہیں ہیں۔ امام ہمارا صرف ایک ہے اور وہ وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا امام بنایا ہے۔

جماعت المسلمین اسی دعوت کو لے کر اٹھی ہے۔ آیئے صرف اللہ کے بنائے ہوئے امام کو امام مانیئے فرقہ بندی ختم کر دیجیے، سب ایک مرکز پر جمع ہو جایئے اور ایک ہو جایئے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ اور اُس کے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے تمام فیصلے ہی حق ہیں۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُونَ ﴿١٠٦﴾

اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہوتے ہیں۔

(سُوْرَۃُ یُوْسُف: ۱۲، آیت: ۱۰۶)

خاتم الانبیآءؑ و المرسلین، امام الانبیآءؑ، رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمانِ حق:

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ. فَقُلْتُ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا إِمَامٌ؟ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا.....

جماعت المسلمین اور اس کے امام کو لازم پکڑنا، (حذیفہؓ نے) پوچھا: اگر جماعت اور اس کا امام نہ ہو تو کیا کروں؟ (آپؐ نے) فرمایا: (تو بھی) تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا....

(صحیح بخاری، حدیث نمبر 6673/7084 وصحیح مسلم حدیث نمبر 1847/4784)

مرکز: مسجد المسلمین، کھوکھرا پار 2½ ملیر ٹاؤن، کراچی۔

دفتر: جماعت المسلمین B-6 بیت الفرقان، SB-12 بلاک 13-C گلشنِ اقبال، مین یونیورسٹی روڈ، کراچی۔

www.aljamaat.org